هذه رسالة نفحة الله الملك القدوس لسالك

طريقة سيدنا عبد الله العيدروس وجمع المتشبث

بمحبة طريقة جده العيدروس عمر بن حسين

ابن احمد العيدروس امدنا الله بمددهم

فى المعنوى والمحسوس

هداية للمريدين الراغبين رزقهم الله اتباع خاتم النبيين وآله وصحبه

والائمة العارفين والعلماء العاملين

مع الترجمة الهندية للمولوی الحافظ غلام محمد صاحب امام مکہ مسجد

اهتم بطبعها المريد الصادق محمد عبد الرحمن صاحب

هداهم وحفظهم وتولاهم الملك الوهاب الخلاق امين

مطبوعه مطبع ابوالعلائی حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وبہ نستعین وصلی اللہ علی سیدنا
محمد وآلہ ورضی اللہ تعالی عن
الصحابة والتابعین وسائر المومنین
والمسلمین اما بعد فلما ارقد
انتظموا فی یتیمة عقد طریقتنا
العیدروسیة العلویة
جملة من سکان الدیار الہندیة
والممالک الاصفیة وغیرھا وطلبوا
من نائبہا المتشبث بخدمتہا العبد
الحقیر النائی عن درجة اہل الجد
والتشمیر عیدروس بن حسین
ابن احمد العیدروس العلوی الحسینی
الوصیة والافادة فیما یقربہم
الی اللہ تعالی ثم فی شئ من
الادعیة المشہورة لتستعینوا بہا
لامر معاشہم ومعادہم فتأملت
اولا احوال المریدین اما المتعطشین
الراغبین والکمل العارفین
فابسط لہم فی مسلک بسیط واما الراغبین المبتدئین
فانقل لہم الآن مما لاسلافنا العیدروسیین
من الارشادات والوصایا والنصائح
والاجازات والافادات ما تیسر
واولا افتتح بمارتبہ سیدنا الحبیب

(شروع ، ساتھ نام اللہ بخشنے والے مہربان کے

اور ہم اوسی سے مدد چاہتے ہیں اور اللہ ہمارے سردار
محمد اور آپ کے آل پر رحمت نازل فرماوے اور سب
صحابون اور تابعین اور تمام مومنون اور مسلمانون سے
راضی ہووے لیکن بعد (حمد وصلوۃ) کے پس واضح
ہو کہ ، جب ہمارے برگزیدہ طریقہ عیدروسیہ علویہ کے
سلسلہ میں ملک ہند اور ممالک آصفیہ (دکن) ، وغیرہ کے
رہنے والون کی ایک جماعت داخل ہوی تو انھون نے
اس طریقہ کے نائب اور اوس کے ناچیز خدمت گذار
اہل جد (محنت) ، اور کوشش کے درجہ سے دور
عیدروس بن حسین بن احمد العیدروس العلوی الحسینی سے
وصیت اور افادہ کے اسباب میں طالب ہوے
جو ان کو اللہ کے نزدیک کرے ۔ اور نیز بعض مشہور
دعاؤن کے (خواہان) ہوے تاکہ اُنسے وہ اپنے
دنیوی اور اُخروی کام میں مدد لین ۔ پس میں نے
اول مریدون کے حال پر نظر کیا لیکن وہ (مرید) جو کہ
اشتیاق رکھنے والے اور رغبت کرنیوالے اور عارف
وکامل ہیں ۔ پس اونکے واسطے ایک مفصل تحریر میں
وضاحت سے لکھونگا ۔ لیکن وہ (مرید) جو محض
مبتدی ہیں اون کے لئے اب نقل کرتا ہون گذشتہ
عیدروسی خاندان کے بزرگون کے ارشادون
اور وصیتون اور نصیحتون اور اجازتون اور افادتون سے جو کچھ میسر ہوا
اور پہلے افتتاح اون (فوایدوغیرہ) سے کرتا ہون
جنکی ترتیب ہمارے بزرگ حبیب

احمد بن عبد اللہ بن احمد بن حسین العیدروس المدفون فی شولک کسارحطہ ببلد حیدرآباد الدکن المعروف عندهم بسید احمد فرید ویقال له بکریان والے سید صاحب وقبرہ یزار ویتبرک بہ نفعنا اللہ بہ آمین وخادمہ وفقیرہ مدفون تحت الشجرۃ الی الجہۃ الشرقیہ لسالکی الطریقہ فی رسالتہ المسماہ عنوان الذہاب احتصار ترتیب السلوک للامام محمد بحرق حیث قال

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی ھدانا للاسلام ومن علینا بالایمان واطلع فی سماء قلوبنا بدور الاحسان والصلوۃ والسلام علے من صدع بالحجۃ وسھل المحجۃ بو برزخ البحرین ومنشاء الامرین سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ ما نابت الی اللہ القلوب وفازت بکل خیر موھوب وبعد فھذا تالیف لطیف اختصرتہ من کتاب ترتیب السلوک الی ملک الملوک للفقیہ العلامہ محمد بن عمر بحرق نفعنا اللہ بہ وسمیتہ عنوان الذھاب الی حضرۃ رب الارباب

احمد بن عبد اللہ بن احمد بن حسین عیدروس نے دیے ہیں جنکا مزار چوک بازار کسارہٹہ شہر حیدرآباد دکن میں واقع ہے اور جو اہل دکن کے نزدیک سید احمد فرید سے مشہور ہیں اور اونکو بکریان والے سید صاحب بھی کہتے ہیں جنکی مزار کی زیارت لوگ کیا کرتے ہیں اور اوس کو برکت سمجھتے ہیں اللہ تعالی ہمکو اونکے طفیل سے نفع بخشے۔ اور اونکا خادم وفقیر بڑہ کے جھاڑ کے پیچھے مشرقی جانب مدفون ہے سالکین طریقت کیلئے اپنے رسالہ مسماہ عنوان الذہاب میں جو اختصار ہے ترتیب السلوک کا جو امام محمد بحرق کی تصنیف ہے اسطور سے بیان فرمائے ہیں۔

شروع ساتھ نام اللہ برتر کے۔ سب تعریف خاص اللہ کو جسنے ہمکو اسلام کی ہدایت کیا اور ایمان کی توفیق بخش کر زیر بار احسان کیا اور ہمارے دلونکے آسمانمیں احسانکے چاند ونکو طلوع د ظاہر فرمایا اور درود اور سلام نازل ہو اوس ذات پر جسنے واضع کیا حجت (دلیل) کو اور آسان کیا محجت کو برزخ (پردہ) بحرین اور منشار امرین کے یعنی ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ اور آپکی آل و اصحاب اور ازواج اور اولاد پر بھی درود نازل ہوجیو جبتک کہ اللہ کی جانب (عارفونکے) دل متوجہ اور ہر عطیہ سے مستفید ہوتے رہیں۔ پس (بعد حمد و صلوۃ کے) مخفی نرہے کہ یہ ایک تالیف لطیف ہے جسکو مینے انتخاب کیا ہے کتاب ترتیب السلوک الی ملک الملوک سے جو کہ علامہ فقیہ محمد بن عمر بحرق کی تصنیف ہے۔ اللہ ہمکو اس سے مستفید فرمادے اور اس مختصر کا نام مینے عنوان الذہاب الی حضرت رب الارباب رکھا ہے۔

وفقنا الله وایاکم للعمل بما فیه
انه مجیب من دعا الیه فاقول علم
ایها السالك وقیت من سوء المهالك
ان السیر الی الله تعالی قطع ثلاث
مسافات المسافة الاولی سیر المرید من
الظاهر الی النفس ویعبر عن هذا السیر
بالشریعة وله عدة وهو العلم الظاهر
وبضاعة وهو امتثال الاوامر واجتناب
المناهی وربح وهو الصلاح فاما العلم
الذی هو عدة هذا السفر فاصول
وفروع فالاصول هو علم الایمان المشار
الیه بقوله صلی الله علیه وسلم
الایمان ان تؤمن بالله الحدیث
والفروع علم الاسلام المشار الیه
بقوله صلی الله علیه وسلم الاسلام
ان تشهد الحدیث واما العلم الذی
هو بضاعة فهو قسمان امتثال
الاوامر المسمی البر واجتناب
المناهی المسمی التقوی فاعمال
البر ادویة للقلوب واغذیة
جعل الله بها شفاؤها
وحیاتها لاسرار مودعة
فیها واعمال التقوی شرط
لقبول اعمال البر واما الصلاح

اللہ تعالی ہمکو اور آپ کو اوسکی عمل کی توفیق عنایت فرماوے
جو اوسمین لکھا گیا ہے چونکہ اللہ اوسی شخص کو جواب رحمت فرماتا ہے
(یعنی اوسی شخص کی دعا قبول فرماتا ہی) جو اوس سے دعا مانگتا ہی
پس میں کہتا ہوں جان لے اے سالک طریقت خدا تجکو برے
مہالک سے محفوظ رکھے کہ سیر الی اللہ (اللہ کی جانب جانا) تین
منزلوں کا طی کرنا ہی۔ پہلے مرید کا ظاہر سے نفس کی جانب سے سیر کرنا ہی
اور اُس سیر کو شریعت کہتے ہیں۔ اور اسکے واسطے ایک آلہ (ذریعہ)
اور وہ علم ظاہر ہے اور (نیز) اوسکے واسطے پونجی ہی اور وہ
احکام الہی کا بجا لانا ہے اور منہیات سے بچنا (اور نیز) اوسکے
واسطے ربح یعنی نفع ہے اور وہ صلاح ہے لیکن وہ علم جو
اس سفر کا آلہ ہے پس وہ (چند) اصول و فروع ہیں۔ پس
اصول وہ علم ایمان ہے جسکی جانب ساتھ (اس) قول نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے (کہ) ایمان یہ ہے کہ تو اللہ کے ساتھ
ایمان لائے الحدیث۔ اشارہ کیا گیا ہے اور فروع (پس) وہ
علم اسلام ہے جسکی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول
کے ساتھ کہ اسلام یہ ہے کہ تو شہادت دے الحدیث۔ اشارہ
کیا گیا ہے اور لیکن وہ عمل جو (شریعت کا) سرمایہ ہے پس
وہ دو قسم ہے (ایک) اوامر کا بجا لانا جو بر (نیکی سے)
موسوم ہے اور (دوسرا) مناہی سے محفوظ رہنا (بچنا)
جو تقوی سے مسمی ہے۔ پس اعمال بر دلون کے
واسطے دوا و غذا ہیں۔ اللہ تعالی نے اون اسرار
کے واسطے جو دلون میں ودیعت رکھے گئے ہیں اونکو
(ادویہ و اغذیہ کو) قلوب کے لئے شفا اور حیات گردانا ہی
(بنایا ہے) اور لیکن وہ صلاح۔

الذی هو یحصر فالفوز بالجنة والنجاة من النار والاتصاف فی الدنیا بصفات الابرار المسافة الثانیة سیره من النفس الے القلب ویعبر عن هذا السیر بالطریقة وهی التخلق بالخلق العظیم الذی اثنا الله به علے رسوله الکریم وله عدة وهو العلم الباطن وبضاعة وهی تزکیة النفس عن کل مذموم وتحلیتها بکل محمود وربح وهو الهدایة والفلاح فاما العلم الذی هو عُدة هذا السفر فمعرفة الموانع والعوارض والقوادح والبواعث فالموانع العائقة عن الشروع فی السیر کالدنیا والشیطان والخلق والعوارض الحادثة فی اثناء الطریق کالرزق والمخاوف والقضاء والشدائد والقوادح المفسدة للبضاعة کالریاء والعجب والبواعث الحاملة علی تحمل مشاق السفر کالخوف والرجاء واما العمل الذی هو بضاعة ای بضاعة هذا السفر فالمجاهدة بقطع العوائق ودفع العوارض وصون البضاعة عن

جو اوسکا (شریعت کا) نفع ہے پس وہ جنت میں پہونچنا اور دوزخ سے نجات پانا ہے اور دنیا میں ابرار کی صفات سے متصف ہونا۔ مسافت ثانیہ (دوسری مسافت) پس وہ مرید کا اپنے نفس سے دل کی طرف سیر کرنا ہے۔ اور اس سیر کو طریقت کہتے ہیں اور وہ (یعنی طریقت کیا ہے) اوس خلق عظیم کے ساتھ متصف ہونا ہے۔ جسکے ساتھ اللہ تعالی اپنے رسول کریم کی تعریف فرمایا ہے اور اوسکے (طریقت) کے لئے بھی (ایک) آلہ ہے اور وہ علم باطن ہے اور (نیز اوس کے واسطے سرمایہ ہے اور وہ نفس کو ہر برائی سے پاک کرنا اور نیکی سے آراستہ کرنا اور (نیز) اوسکے واسطے ربح ہے یعنی ہدایت اور فلاح ہے پس وہ علم جو اس سفر کا آلہ (ذریعہ) ہے پس وہ موانع اور عوارض اور مفاسد اور اونکا معلوم کرنا ہے (تاکہ مرید ہوشیاری اور شوق سے سفر طے کرے) موانع وہ ہیں جو سفر میں شروع کرنے سے آڑے آئیں جیسے دنیا اور شیطان اور مخلوق۔ اور عوارض وہ ہیں جو اثنائے راہ میں پیدا ہوں۔ مثل رزق اور مخاوف اور قضا و شدائد کے اور قوادح وہ ہیں جو سرمایہ کو فاسد و برباد کریں جیسے ریاکاری اور خود پنے اور بواعث وہ ہیں جو سفر کی مشقت برداشت کرنے پر مستعد و آمادہ بنادیں۔ لیکن وہ عمل جو سرمایہ (سفر) ہے پس کوشش کرنا ہے واسطے قطع کرنے عوائق (موانع) کے اور دفع عوارض کے اور حفاظت سرمایہ کے

المفسد فقطع علاقة الدنيا بالزهد
وقطع علاقة الخلق بالعزلة وقطع
علاقة الشيطان بالالتجاء الى
الله ومحاربته ومعرفة مكايده
ومعرفة الزهد وحقيقته ومعرفة
شروط العزلة وكفاية الرزق
بالتوكل على الله تعالى وكفاية المخاوف
بالتفويض وكفاية القضاء بالرضا
وكفاية الشدايد بالصبر والصيانة
عن قدح الرياء والعجب برؤية الفضل
من الله تعالى واما الهداية والفلاح
الذين هما ربح هذا السفر فصيانة رتبة
النفس المطمئنة الموعود عليها
بالرضا في العقبى والاستقامة
وحيازة مقام الزهد في الدنيا
ومقام الالتجاء ومقام التوكل
ومقام التفويض ومقام الرضاء
ومقام الصبر ومقام الاخلاص
والصدق ومقام رؤية الفضل
من الله تعالى ومقام الخوف
والرجاء المسافة الثالثة
سيره من القلب الى الرب
ويعبر عن هذا بالحقيقة وهو محو ما
سوى الله عن القلب بمداومة

فساد سے پس زہد کے ساتھ دنیا کا علاقہ قطع ہوسکتا ہے
اور مخلوقات سے خلوۃ اور تنہائی کے باعث علاقہ
قطع ہوسکتا ہے اور شیطان کا علاقہ اللہ کی جانب
التجا کرنے سے اور شیطان سے محاربہ (لڑائی)
کرنے سے اور اوس کے فریب معلوم کرنے سے
اور زہد اور اوسکی حقیقت پہچاننے سے اور عزلت
(گوشہ نشینی) کی معرفت سے اور کفایت رزق
کی اللہ پر توکل سے اور کفایت مخاوف (خوف دہندہ
کی (اللہ کو) سونپ دینے سے اور کفایت قضا کی
رضا سے اور کفایت مصیبتوں کی صبر سے اور نقص ریا
اور خود پسندی سے خدا کے فضل کی رویت کی باعث محفوظ
رہنے سے ہوسکتا ہے۔ لیکن ہدایت اور فلاح جو اس
سفر کا ربح (نفع) ہیں پس (وہ) نفس مطمئنہ کے رتبہ کی
حفاظت ہے جسکو عقبیٰ میں رضا (خوشنودی) کا وعدہ دیا
گیا ہے اور استقامت اور حفاظت مقام زہد کی
دنیا میں اور مقام التجا کی اور مقام توکل کی اور
مقام تفویض اور مقام رضا اور مقام صبر اور
مقام اخلاص اور صدق کی اور خدا کے فضل کی
رویت اور مقام خوف اور مقام رجا کی حفاظت
کرنا ہے۔

المسافة الثالثة تیسری منزل (سفر) وہ
مرید کا اپنے قلب سے اپنے رب کی جانب سیر کرنا
ہے اور اس سفر کو حقیقت کہتے ہیں اور وہ ماسوی
اللہ کو قلب سے مٹا دینا ہی خدا کے ذکر سے ہمیشہ۔

الانس بذکرہ ولہ عُدۃ وھی صلاح
الظاھر والباطن وبضاعۃ وھی
الانقطاع الی اللہ بالاعراض عماسواہ
وربح وھو تمکن المذکور من
قلب الذاکر فاما صلاح الظاھر
والباطن الذی ھو عدۃ ھذالسفر
فحاصل من البر والتقوی الذی
ھو ربح السفر الاول ومن الصلاح
والھدی الذی ھو ربح السفر الثانی
المشار الیھما بقولہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت
صلح الجسد کلہ واذا فسدت
فسد الجسد کلہ الا وھی القلب
فصلاح القلب والجسد شرط
للتوجہ لھذا السفر لان ھذا السفر
ھو صلاح القلب وھو مبداء
سفر الانبیاء علیھم الصلاۃ والسلام
انی ذاھب الی ربی سیھدین
انی وجھت وجھی للذی
فطر السموات والارض
ومعنی الذھاب الی الرب
والتوجہ الیہ العبور بالباطن
عما سوی اللہ حتی یزول الالتفات
الی السوی بالقلب القالب بحیث

اُنست (محبت) کے باعث اور اُسکے واسطے (بھی) ایک
آلہ ہی اور وہ ظاہر اور باطن کی صلاح ہے اور اوسکے واسطے ایک
سرمایہ (بھی) ہی اور وہ انقطاع ہی (سب کا) طرف اللہ کی ماسوائے
اللہ سے (بالکلیہ) منہ پھرا کر اور اوسکے لئے ایک ربح (بھی) ہے
اور وہ تمکن مذکور کا ہی ذکر کرنیوالے کی دلمیں لیکن صلاح ظاہر اور
باطن جو اس سفر کا ذریعہ ہے (پس وہ) اوس بِر (نیکی) اور
تقوی کی محاصل ہیں جو سفر اول کا ربح ہے اور (نیز) اوس
صلاح اور ہدایت کی محاصل ہیں جو سفر ثانی کا نفع ہے
جنکی طرف ساتھ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ کیا
گیا ہے کہ تحقیق (انسانی) جسم میں گوشت کا ایک
(ایسا) ٹکڑا ہے کہ جب وہ سلامت ہوتا ہے تو تمام
جسم سلامت رہتا ہے اور جب وہ بگڑجاتا ہے تو تمام
جسم بگڑجاتا ہے (خراب ہوجاتا ہے) آگاہ ہوجاؤ
کہ وہ ٹکڑا دل (انسان ہے) پس صلاحیت (درستی)
دل اور جسم کی اس سفر کے جانب توجہ کے لئے شرط ہے
کیونکہ یہ سفر تو صلاح قلب کا ہی نام ہے اور
وہ انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے سفر کا ابتدا ہے
میں بتحقیق اپنے رب کی جانب متوجہ ہوں قریب ہے
کہ وہ مجکو ہدایت فرماوے (اور) تحقیق کہ میں نے وجہ
(منہہ وقلب) کو اوس کی جانب متوجہ کردیا جو آسمانوں
اور زمین کا قایم رکھنے والا ہے اور اللہ کی جانب جانے
اور اوس کی طرف متوجہ کرنے کا معنے اپنے باطن کے
ساتھ ماسوائے اللہ سے گذرجاتا ہے یہانتک کے دل اور
جسم سے یکبان التفات زائل ہوجائے اسطرح پر

لا یکون له مطلب الا وجه الله تعالے
فحینئذ یحصل له الانس والابتهاج
وما دام ملتفتا الی غیر وجه
الله من دین او دنیا او اجر اخروی
او منزلة عند الله او قرب منه
او علم او عمل او کمال نفس
او التحاق بملك مقرب او نبی
مرسل فهو محجوب عن نیل
هذا المقصود لان تلك المرادات
نوع شرك عند القوم وحسنات
الابرار سیئات المقربین واما الا
نقطاع الی الله بالاعراض عما سواہ
الذی هو بضاعة فلازمة الذکر
وله طریقتان افضلهما واجلهما
قدرا طریق السلوك وهی مراقبة
الاوقات وعمارتها بالاوراد المشروعة
من صلاة وذکر وتلاوة مع
الخضوع والخشوع وحضور القلب
والتدبر ومن صوم وصدقة
وحج باداابها والمراد من الصلاة
والذکر انس القلب بالله فانس القلب
بالله هو لباب العبادات واعمال
الظواهر قشورة التی لا یتوصل الی
اللب الا بها فاول مراتب الذکر

کہ اوس کیلئے (یعنی مرید کے لئے) سوائے وجہ اللہ
(خوشنودی اللہ) کے اور کوئی مطلب باقی نہ رہے پس
اسوقت مرید کو انسیت اور خوشی حاصل ہو جائیگی اور
جبتک وہ غیر وجہ اللہ کی جانب متوجہ رہے گا خواہ دینی
بات ہو خواہ دنیاوی یا اجر (ثواب) اخروی یا اللہ کے
نزدیک مرتبہ کا حصول یا اوس کا تقرب (نزدیکی) یا علم
یا عمل یا کمال نفس کا یا کسی فرشتہ کے ساتھ لاحق
ہونا (ہمرتبہ ہونا) یا کسی نبی مرسل کے ساتھ (تقرب
حاصل کرنا) پس وہ مرید ایسے حالت میں اس مقصود تک
پہونچنے سے بے بہرہ ہوگا۔ کیونکہ یہ مذکورہ امور (عارفین
کے نزدیک ایک قسم کا شرک ہے اور (یہ تو مشہور ہے
کہ) ابرار کی نیکیاں مقرب لوگون کے (نزدیک)
سیئات (گناہ) ہیں، لیکن اللہ کے ماسوا سے
اعراض کرکے اللہ کے جانب انقطاع (قطع تعلق) جو
سفر کا سرمایہ ہے) پس وہ ذکر الٰہی کی ملازمت ہے
اور اوس کو دو راستہ ہیں اور ان دونوں میں سے بہتر بڑی
شان کا طریقہ، سلوک کا طریقہ ہے اور اپنے اوقات کی حفاظت
کرنا اور ان کو شرعاً ثابت شدہ وظیفوں سے آباد رکھنا ہے جیسے
کہ نماز اور ذکر اور قرآن کا پڑھنا عاجزی و انکساری کے ساتھ
اور حضور قلب اور تدبیر (فکر) کے ساتھ اور جیسے روزہ اور صدقہ اور
حج اوس کے آداب کے ساتھ اور مراد نماز اور ذکر سے اللہ کے ساتھ دل کا
مانوس کرنا ہے پس اللہ کے ساتھ دل کی انسیت حاصل ہونا عبادتوں کا
مغز ہے اور ظاہری اعمال (مانند) پوست کے ہیں جو کہ مغز تک
نہیں پہونچ سکتے مگر اوس سے پس پہلا درجہ ذکر کا ذکر زبان

اللسان واعمال الجوارح وثانيها
ذكر اللسان مع تكلف حضور القلب
ابتداءً اذ طبعه الاستوسال
في اودية الافكار وثالثها ان
يتمكن الذكر من قلب الذاكر
ويستولى عليه بحيث لا يحتاج
الى تكلف في صرفه عنه الى غيره
عكس الاول ورابعها وهو مقصد
الذاكرين ان يتمكن المذكور من قلب
الذاكر وهذه الحالة هي التي عبر
عنها العارفون بالفناء وهو انتهاء
سير المريد واول سفر الواصل
وذلك غير متناه في الدنيا
والاخرة لان القرب منه تعالى
هو المعرفة بصفاته وهي غير
متناهية والله اعلم انتهى كتاب
عنوان الذهاب الى حضرة
رب الارباب ومراتب سيدنا
العيدروس الاشهر حيث قال
(وصية) اول الدين واساسه
اركان الاسلام وهي خمسة شهادة
ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله
صلى الله عليه وسلم واقام الصلاة و
ايتاء الزكاة وصوم رمضان وحج

اور اعضا کے اعمال ہیں ۔ اور دوسرا درجہ ذکر کا یہ ہے
زبان کے ساتھ تکلف حضور قلب کے ابتدا میں
کیونکہ طبیعت اوس کی چھوڑ دینا ہے افکار کے
گوشوں میں اور تیسرا درجہ یہ ہے کہ ذکر ذکر کرنیوالے کے دل میں
جگہ پائے اور اس پر اس طرح غالب ہو جائے کہ دل کو اوس سے
(ذاکر سے) غیر کی جانب پھیر لینے میں تکلف کا محتاج
نہ رہے برخلاف اول کی ۔ اور چوتھا درجہ (ذکر کا) یہ ہے
اور وہ ذکر نیوالونکا مقصد (اصلی) ہے کہ مذکور ذکر
کرنیوالے کے دلمیں جگہ پکڑلے اور یہ وہ حالت ہے
جس سے عارف لوگ فنا سے تعبیر کرتے ہیں (یعنی
یہ درجہ فنا فی اللہ کا ہے) اور یہ مقام مرید کی انتہائی
سیر کا ہے اور واصل کے سفر کی ابتدا ہے اور دنیا اور
آخرت میں اس درجہ کی کوئی انتہا نہیں کیونکہ اللہ کا قرب
اوسکی صفتونکی شناخت کا نام ہے اور اوسکی صفتیں
انتہا نہیں رکھتیں اللہ خوب جانتا ہے ۔ اور سید نا عیدروس
اشہر کے مرتبہ اقوال میں یوں ہے یعنی وہ ایسا فرمائے
ہیں ۔ (وصیۃ) ابتدا اور بنیاد دین کی اسلام کے
ارکان ہیں اور وہ پانچ ہیں ۔
(۱) شہادت اس امر کی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود برحق نہیں اور
محمد بیشک اللہ کے رسول ہیں اللہ آپ پر درود و سلام نازل فرمائے
(۲) نماز پڑھنا ۔
(۳) زکوۃ ادا کرنا ۔
(۴) رمضان کے روزے رکھنا ۔
(۵) بیت اللہ کا حج کرنا ۔

البیت من استطاع الیہ سبیلا
وارکان الایمان وهی ستۃ ان تؤمن
باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ
والیوم الاخر والقدر خیرہ وشرہ
من اللہ تعالی والبعث بعد الموت
حق وارکان الاحسان وهی اثنان
ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن
تراہ فانہ یراک فلا تصلوا الی حضرۃ
الایقان الا بعد احکام ارکان الاسلام
والایمان والاحسان ولا تصلوا
الی احکام الایقان الا بعد اتباع
الشریعۃ وسلوک الطریقۃ والوصول
الی معارف عوارف الحقیقۃ کما
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا یزال عبدی یتقرب الی
بالنوافل حتی احبہ الی اخر الحدیث
ومن بعض وصایاہ رضی اللہ عنہ
لیس بعد وصیۃ اللہ وصیۃ
وهی وصیۃ اللہ للاولین
والاخرین حیث قال عز وجل
ولقد وصینا الذین اوتوا
الکتاب من قبلکم وایاکم
ان اتقوا اللہ الایہ واعلموا
ان اکرم الخلق واقربهم الی اللہ

اوس شخص کے لئے جو زاد راہ رکھتا ہو۔
اور ارکان ایمان کے اور وہ چھے ہیں اس طرح کہ اللہ اور
اوس کے فرشتون اور کتابون اور اوس کے رسولون اور
قیامت کا دن حق جانے۔ اور اسبات پر کہ نیکی بدی اندازہ
سے اللہ تعالی سے ہے اور مرنے کے بعد پھر اوٹھنا برحق ہے
اور ارکان احسان اور وہ دو ہیں۔
(۱) یہ کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے کہ گویا
تو اوسے دیکھتا ہے پس اگر تو اوسے نہیں دیکھتا تو
وہ بیشک تجھکو دیکھتا ہے پس (اے طالبو) یقین کی
درگاہ تک (تم کبھی) نہیں پہونچ سکتے مگر بعد مضبوط
کرنے ارکان اسلام اور ایمان اور احسان کے
البتہ پہونچ سکتے ہو اور (تم) ایقان (یقین) کے احکام
(مضبوطی) تک کبھی۔ پہونچ نہیں سکتے مگر شریعت کی
تابعداری اور طریقت پر چلنے اور حقیقت کی عوارف کے
معارف تک واصل ہونیکے بعد پہونچ (سکوگے)
جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرا بندہ ہمیشہ نفل
پڑھنے کے سبب میرے نزدیک ہوتا رہتا ہے یہانتک کہ میں
اوس کا دوست ہو جاتا ہون آخر حدیث تک۔ اور آپ کی بعض
وصیتون سے ہے (خدا آپ سے راضی ہو) کہ اللہ تعالی کی وصیت سے
بڑھکر کوئی وصیت نہیں۔ چونکہ وہ اللہ کی وصیت ہے
اولین اور آخرین (سب) کیلئے کیونکہ فرمایا اللہ تعالی بزرگ نے
اور بیشک وصیت کی ہمنے اون لوگونکو جو کتاب دئے گئے پہلے
تم سے اور (وصیت کی) تمکو یہ کہ ڈرو اللہ سے آلایہ اور تم خوب
جان لو کہ سب لوگون سے زیادہ بزرگ اور اللہ سے نزدیک

تعالی واظہرھم عند اللہ تعالی
المتقون الصادقون نطقًا وھمًّا
وسرًّا وعلانیۃً وقال رضی اللہ
عنہ واعلموا ان مما یجب علیکم
اولًا معرفۃ معنی الذات والصفات
والافعال فالذات لیس کمثلہ
شئ والصفات احد صمد لم
یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا
احد والاسماء ھو اللہ الذی
لا الہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ
ھو الرحمن الرحیم والافعال کل یوم
ھو فی شان ای فی افعالہ لا فی
ذاتہ المقدسہ وصفاتہ القدیمۃ
فھذہ عقیدۃ ما شاء اللہ کان
قبل ان یکون الاکوان وما لم
یشاء لم یکن قبل ان یکون الزمان
والمکان وھو الان علی ما علیہ کان
لیس کمثلہ شئ جل ربنا عظیم الشان
وان اردتم ان تشتموا حیاۃ القلوب
فعلیکم بترک الذنوب ومعالجۃ
صفات العیوب باتباع الکتاب
والسنۃ والخلوۃ ومن شروطھا
الصیام بلاشبع والصمت والعزلۃ
والسھر وتلاوۃ القران وصلاۃ

تر اور ظاہر تر اللہ تعالی کے پاس پرہیزگار اور سچے لوگ ہیں۔
بات میں اور ارادہ میں اور باطن اور ظاہر میں۔
(اور فرمایا رضی اللہ عنہ نے) اور جان لو کہ اول جو تم پر واجب ہے
(وہ) شناخت کرنا ہے معنے ذات اور صفات اور افعال کا
پس (شناخت) ذات (یہ) ہے کہ اوس کے مثل کوئی
شئے نہیں ہے اور (معرفہ) صفات (یہ ہے کہ وہ) اکیلا ہے
غنی ہے کسی کو جنتا نہیں اور نہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور اوسکا بھی
کوئی ہمسر نہیں ہوا اسما کی شناخت یوں ہے کہ) وہ اللہ وہ ہے
جس کے سوائے کوئی معبود برحق نہیں غیب (پوشیدہ) اور کھلی
ہوئی چیزوں کا جاننے والا رحمان اور رحیم ہے اور افعال (یہ کہ) وہ ہر
روز ایک (نئے) کام میں ہے یعنی اپنے افعال میں نہ اپنی ذات
پاک اور (اپنی) قدیم صفتوں میں (پس یہ عقیدہ ہے) جو کچھ اللہ نے
چاہا پہلے جہان کے پیدا ہونیکے ہوگیا۔ اور اوسنے نہ چاہا
قبل از زمان اور مکان کے (پس وہ) نہوا۔ اور
وہ اب بھی اوسی حالت پر ہے جس پر (سابقا)
تھا اور اوس کا کوئی مثل نہیں ہمارا پروردگار
برتر اور عظیم الشان (بڑی شان) والا ہے
اور اگر تم اپنے دلوں کی زندگی چاہتے ہو تو تمکو
لازم ہے کہ گناہوں کو چھوڑ دو۔ اور بری عادتوں
کا قرآن و حدیث کی تابعداری اور خلوۃ سے
علاج کرو۔ اور خلوت کے شروط سے
ہے کہ کم کھا کر روزہ رکھنا۔ اور
سکوت (چپ رہنا) (گوشہ نشینی) اور بیداری
اور تلاوۃ قرآن کی کرنا۔

الجمعة والجماعة والفكر في الاموات
وذكر الموت وذكر فناء الدنيا والفكر
في بقاء الاخرة وحسن الظن في الله
عز وجل ولا يصدر منه الا كل
مليح وحسنوا ظنكم في رسول الله
صلى الله عليه وسلم وفي اولياء الله
وفي المسلمين فذروة كل خير الورع
وسنام كل خير خوف الله تعالى
وعليكم في سائر الاوقات بالصمت
والجوع والسهر الا من ضرورة وتلاوة
القران العظيم ففيه صفات الكلام
القديم الازلي والعلم اللدني والصفاء
المعنوي والروح الروحاني الملكوتي
الذوقي الجبروتي واحتراق الدنيوي
ثم الاخروي حتى تعيشوا في النظرات
البواقي - وعليكم ان لا تنظروا الى
المسلمين الا بعين الرضاء
وبكثرة الصلاة والسلام
على سيدنا محمد صلى الله
عليه وسلم وعلى المرأة
خصوصا صلاة فرضها و
صيانة فرجها وصيام شهرها
طاعة زوجها وعليكم بالمحافظة
الى الذكر ذكر النفي والاثبات

اور نماز جمعہ جماعت کی پڑھنا اور فکر کرنا۔ اموات میں اور یاد کرنا
موت کو اور ذکر فنائے دنیا کا اور فکر کرنا آخرت کی
بقا میں اور اللہ غالب اور برتر کے ساتھ اچھا گمان
رکھنا۔ اور اوس سے نہیں صادر ہوتا سوائے اچھے
کام کے۔ اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں
اپنا گمان نیک رکھو اور (نیز) اللہ کے دوستون اور
(تمام) مسلمانون کے باب میں نیک گمان رکھو۔ اور
(یاد رکھو کہ) ہر نیکی کی اصل پرہیزگاری ہے (اور ہر
نیکی کا خلاصہ) اللہ تعالی کا خوف ہے۔ اور لازم پکڑو
تمام وقتون میں خاموشی اور بھوک کو اور (شب
بیداری کو مگر بضرورت اور قرآن عظیم کی تلاوت کے
وقت۔ کیونکہ اس میں (قرآن میں) کلام قدیم اور
ازلی کی صفتیں (موجود) ہیں۔ اور نیز علم لدنی
اور صفائے معنوی اور روحانی اور ملکوتی اور ذوقی
وجبروتی خوشبو ہے۔ اور احتراق (جلانا) (تصور)
دنیاوی اور اخروی۔ یہانتک کہ زندہ رہو تم
باقی رہنے والے نظارون میں اور لازم جانو تم
اس امر کو کہ مسلمانون کی طرف سوائے چشم
رضا (خوشنودی) کے نہ دیکھو۔ اور ہمارے
سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے
درود وسلام بھیجنا ضرور سمجھو۔ اور خاص عورت پر اوسکی اپنی
فرض نماز پڑھنا اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنا اور رمضان کے
روزے رکھنا اور اپنے خاوند کی تابعداری کرنا اور نیز (یاد
الہی) کی حفاظت کرنا لازم پکڑو (یعنی) ذکر نفی اور اثبات

وذكر الذات وذكر الهوية فاما
ذكر النفي والاثبات فهو لا اله الا
الله وذكر الذات الله الله وذكر
الهوية هوهو فلا اله الا الله
مغناطيس القلوب ويسمى بالذكر
الناسوتي والله الله مغناطيس
الارواح ويسمى بالذكر الجبروتي
وهوهو مغناطيس الاسرار و
يسمى بالذكر اللاهوتي واقله كما
لاحظه بعض اسلافنا بعد كل
فريضة اثني عشر لا اله الا الله
واثني عشر الله الله واثني عشر
هوهو وثلاثا اشهد ان لا اله
الا الله وان محمدا رسول الله صلى
الله عليه وسلم ومن اراد الزيادة فله
الاجازة المطلقة في كثير الذكر
وقليله او يضرب اثنا عشر في
عشرة يكون العدد الحاصل مائة
وعشرون من كل ذكر وثلاثة
في عشرة بثلاثين ذكر
الشهادة ومن غفل او نسي ذكر
وقت او يوم فليقضه واما الدعاء
فكما رتبه السلف الصالح من حين
يصبح الى حين يمسي فاذا استيقظ

اور ذکر ذات اور ذکر ہویت پر (محافظت کرو)
لیکن ذکر نفی واثبات پس وہ لا اله الا الله ہے
اور ذکر ذات اللّٰہ اللّٰہ کہنا ہے۔ اور ذکر ہویت
ہو ہو کہنا ہے پس ذکر لا اله الا الله دلوں کے لئے
(گویا) مغناطیس ہے۔ اور نام رکھا جاتا ہے اس کا
ذکر ناسوتی اور اللہ اللہ ارواح کے لئے مغناطیس ہے
اور نام رکھا جاتا ہے اوس کا ذکر جبروتی۔ اور ہو
ہو کا ذکر اسرار کا مغناطیس ہے اور اوس کا
نام ذکر لاہوتی ہے۔ اور کمتر (وظیفہ) اوس کا
جیسا کہ ہمارے بعض بزرگون نے لکھا ہے
ہر فرض نماز کے بعد بارہ مرتبہ لا اله الا الله۔ اور
بارہ دفعہ اللّٰہ اللّٰہ اور بارہ بار ہوہو۔ اور تین بار
اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم (پڑھنا) ہے جو شخص
(اس مقدار سے) زیادہ ذکر کا ارادہ کرے
پس اوس کو ذکر کی زیادتی وکمی میں بلکل
اجازت ہے خواہ وہ بارہ کو دس میں ضرب دے
جس کا حاصل ضرب ایکسو بیس ہوتا ہے۔
ہر ذکر سے (اور عدد) تین کو دس میں ضرب
دے کر تیس بار ذکر شہادت پڑھے۔
اور جو شخص کسی وقت یا کسی دن کا ذکر بھول گیا
ہو تو اوس کو قضا کرے۔ اور لیکن دعا پس جیسا کہ
سلف صالحین نے (پہلے بزرگون نے) اوسکو صبح سے شام تک کے
لئے مرتب کیا ہے (یہ ہے) کہ جب نیند سے اوٹھے۔

يقول الحمد لله الذى احيانا بعد ما
اماتنا واليه النشور واذا اراد دخول
بيت الخلاء فيقدم الرجل اليسرى
ويقول بسم الله اللهم
انى اعوذ بك من الخبث والخبائث
بسم الله اعوذ بالله من الرجس النجس
الخبيث المخبث الشيطان الرجيم واذا
اراد الخروج من الخلاء فيقدم الرجل
اليمنى ويقول غفرانك الحمد لله الذى
اذهب عنى ما يوذينى وابقى علے
قوته واذا اراد لبس ثيابه فينوى
امتثال امر الله فى ستر عورته ويجد
من مراءة الخلق واذا اراد الوضوء
فيستعمل السواك فى كل حال
وعند الوضوء والغسل والصلاة
والقراءة وعند القيام من النوم
آكد ويتوضا ويقول بعده اللهم
اجعلنى من التوابين واجعلنى من
المتطهرين واجعلنى من عبادك
الصالحين واذا اراد الخروج الى
المسجد فيصلى سنة الصبح فى بيته
افضل واذا اراد دخول المسجد
فيقدم رجله اليمنى ويقول اللهم
اغفر لى ذنوبى وافتح لى ابواب رحمتك

تو کہے سب تعریف اللہ کو جس نے ہمکو مردہ کرنیکے پیچھے زندہ
کیا اور اوسی کی جانب سبکو جانا ہے۔ اور جبکہ بیت الخلا میں
داخل ہونیکا ارادہ کرے تو بایئں پاؤں کو مقدم کرے
اور کہے ساتھ نام اللہ کے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے
ساتھ ناپاک خبیث ناپاک کنندہ راندہ ہوی شیطان کی پلیدی سے
اور جب بیت الخلا سے باہر آنے کا ارادہ کرے تو
سیدہے پاؤں کو اول رکھے (اور کہے اے
میرے رب میں) تیری بخشش چاہتا ہوں سب
تعریف اوس ذات کو جس نے اوس چیز کو مجھے
دفع کیا جو مجھے ایذا دینے والی تھی۔ اور باقی رکھا
مجھمیں وہ جو مجھے سود مند ہے۔ اور جب کپڑے پہننے کا
ارادہ کرے تو اللہ کے حکم کی تعمیل کا اپنے ستر
چھپانیکے بارے میں لحاظ رکھے۔ اور لوگونکے دکھائی
سے بچے۔ اور جب وضو کا ارادہ کرے (تو چاہیئے)
کہ ہرحال میں مسواک کا استعمال کرے۔ اور وضو
اور غسل اور نماز اور قرات قرآن اور نیند سے
اوٹھنے کے وقت میں (مسواک) کی بہت تاکید ہے
اور بعد وضو کے کہے اے اللہ مجھکو توبہ کرنیوالوں سے
بنادے اور مجھے پاک لوگوں میں ملادے اور تیرے نیک
لوگوں میں میرا شمار کر (یعنے داخل فرمانا) اور مسجد کے
طرف نکلنے کا ارادہ کرے تو فجر کی سنت گھر میں پڑھنا
بہتر ہے۔ اور جب مسجد میں داخل ہونیکا قصد کرے تو چاہیئے کہ اپنا
سیدہا پاؤں اول رکھے اور دعا یوں کہے اے اللہ میرے گناہ
بخشدے اور میرے لئے تیری رحمت کے دروازے کھولدے

والحمد لله
الذى اذهب
عنى الاذى
وعافانى

وعند خروجه منه يقدم رجله
اليسرى ويقول اللهم اغفر لي ذنوبي
وافتح لي ابواب فضلك ويصلي تحية
المسجد ركعتين ويدعو بما شاء
بين السنة والفرض ويصلي الفرض
ويقول في نيته اصلي فرض
الصبح ماموما الله اكبر
وهكذا نية بقية الفرائض الخمس
واذا سمع المؤذن يقول مثله وياتي
بالدعاء بعده وبعد صلاة الصبح
خصوصا يقول لا اله الا الله وحده
لا شريك له له الملك وله الحمد
يحيي ويميت وهو على كل شيء
قدير عشرا وسبحان الله ثلاثا
وثلاثين والحمد لله ثلاثا
وثلاثين والله اكبر ثلاثا وثلاثين
وتمام المائة لا اله الا الله وحده لا شريك
له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير
والا عشرا عشرا ويا حي يا قيوم
ياذا الجلال والاكرام لا اله الا انت
برحمتك استغيث ومن عذابك
استجير ولا تكلني الى نفسي طرفة
عين واصلح لي شاني كله بما اصلحت
به عبادك الصالحين وليدع بعد

اور مسجد سے نکلنے کے وقت اپنا بائیان پاؤن مقدم رکھے
(پہلے رکھے) اور یہ کہے اے اللہ میرے گناہ معاف فرمادے
اور میرے واسطے تیرے فضل کے دروازے کھولدے
اور دو رکعت تحیۃ المسجد پڑہے اور سنت اور فرض کے
درمیان جو چاہے دعا مانگے۔ اور فرض پڑہے۔ اور
اوس کی نیت میں (یون) کہے میں صبح کی فرض
پڑہتا ہوں مقتدی بنکر۔ اللہ بڑا ہے۔ اور باقی
فرضونکی نیت بھی ایسی ہی کرنا چاہیئے۔ اور جب
موذن کی آواز سنے تو موذن کی طرح یہ بھی کہتا
جائے اور بعد اذان کے دعا پڑہے۔ اور خاصکر صبح
کی نماز کے بعد یہ کہے سوائے اللہ کے کوئی معبود
برحق نہیں وہ یگانہ ہے اوسکا کوئی شریک نہیں
ملک اوسی کا ہے اور سب تعریف اوسی کیلئے
خاص ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب
چیز پر قدرت رکھتا ہے یہ (دس بار کہے) اور
سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ
اکبر ۳۳ بار۔ اور سو کو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد وہو علی کل شیئ قدیر کیساتھ تمام کرے۔ ورنہ
دس دس بار پڑہے۔ اور اے ہمیشہ زندہ و قایم رہنیوالے
اے بزرگی و بخشش والے تیرے سوائے کوئی معبود نہیں۔ تیری رحمت
سے داد چاہتا ہون اور تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہون تو ایک
لحظہ بھی مجھکو میری نفس کے حوالے مت کر۔ اور جس چیز کے
ساتھ تونے اپنے نیک بندونکی اصلاح فرمایا ہے میرے تمام
کاموں (حالات) کی اصلاح فرمادے۔ اور چاہیئے کہ

الفراغ من صلاة الصبح وادعيتها
المذكورة وبعد صلاة العشاء بهذا
الدعاء وهو سورة الاخلاص
ثلاثا والمعوذتين مرة مرة والحمد
لله رب العالمين حمدا يفوق ويفضل
حمد الحامدين اللهم بك اصبحنا
وبك امسينا وبك نحيا وبك نموت
واليك النشور اصبحنا واصبح الملك
لله والحمد لله رب العالمين
نسالك خير هذا اليوم فتحه
ونصره ونوره وبركته
وهداه نسالك خيره وخير
ما فيه وخير ما قبله وما بعده ونعوذ بك
من شره وشر ما فيه وشر ما قبله وما
بعده اللهم ما اصبح بي من نعمة
او باحد من خلقك فمنك وحدك
لا شريك لك فلك الحمد ولك
الشكر على ذلك - ويبدل لفظ
الصباح بالمساء واليوم بالليلة
والنشور بالمصير - اعوذ
بكلمات الله التامة من كل
شيطان وهامة ومن كل عين لامة
اللهم صل على سيدنا محمد طب القلوب
ودوائها وعافية الابدان وشفائها

نماز کے فارغ ہونیکے بعد دعا مانگے اور اوسکی دعائین مذکور
ہو چکین ہیں اور عشا کی نماز کے بعد اس دعا کیساتھ دعا کرے
اور وہ سورہ قل ہو اللہ احد تین بار اور قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک بار۔ اور سب تعریف واسطے
پروردگار عالمین کی ایسی تعریف جو تمام حمد کرنیوالونکی حمد پر فوقیت
اور فضیلت رکھتی ہو۔ ای اللہ تیرے ساتھہ ہی ہمنے صبح کی
اور تیرے فضل سے ہی صبح کی ہمنے اور تیرے ہی حکم سے ہم زندہ ہیں
تیرے ہی حکم سے ہم مرینگے اور تیری جانب (آخر کار) جانا ہے صبح کی
ہمنے اور صبح کی تمام دنیا نے اللہ کیلئے اور سب تعریف ہے
واسطے اللہ کے جو تمام جہان کا رب ہے اور ہم تجھسے (ای میرے
رب) آج کے دن کی بھلائی اور اوس کی فتح اور نصرت اور
اوس کا نور اور اوسکی برکت وہدایت مانگتا ہوں۔ اور میں تجھسے
اوسکی خیر اور اوسکی جو اوس میں ہے اور نیکی اوسکی جو اوسکے ماقبل ہے
اور بہتری اوسکی جو اوسکے بعد ہے سوال کرتا ہوں اور ہم تجھسے
اسدن کی شر سے اور اوسکی شر سے جو اوسمیں ہے اور اوسکی شر سے جو
اوسکے پہلے اور اوسکے بعد ہے پناہ مانگتے ہیں اور جو نعمت کہ مجھکو یا کسی
ایک کو تیری مخلوق سے علی الصبح شامل ہے پس وہ تجھی سے ہے تو اکیلا ہے
تیرا کوئی شریک نہیں پس تجھکو ہی تعریف لائق ہے اور اسپر تیرا
شکر چاہیئے اور لفظ صباح کا لفظ مساء (شام) کیساتھ اور یوم
کا لیلہ (رات) کیساتھ اور نشور کا مصیر کیساتھ بدل دینا چاہیئے۔
میں اللہ کے کامل کلمونکے ساتھ ہر شیطان ڈرانیوالے اور ہر آنکھ
نظر لگانیوالی سے پناہ چاہتا ہوں۔ ای اللہ ہمارے سردار محمد پر
درود نازل فرما جو دلونکے طبیب اور اوس کی دوا ہیں
اور جسمونکیلئے عافیت اور شفا ہیں۔

ونور الابصار وضيائها وعلى آله
وصحبه وسلم بعدد ما في علم الله
صلاة دائمة بدوام ملك الله
واذا اراد النوم فليقل بسم الله
الرحمن الرحيم باسمك اللهم
رب وضعت جنبي وباسمك
اللهم رب ارفعه ان امسكت نفسي
فارحمها وان ارسلتها فاحفظها
بما تحفظ به عبادك الصالحين
ويقراء الفاتحة وآية الكرسي
وقل هو الله احد ثلاثا
والمعوذتين مرة مرة فقط
خاتمها حسن الله خاتمتنا امين ان طلبتم
السند لاتصال طريقتنا العيد
روسية العلوية فاذكره
لكم من حضرة الاحد الفرد الصمد
الى جبريل الامين الممد الى
المتلقي عنه الرسول النبي محمد
صلى الله عليه وسلم سرمدا
واله وصحبه بلاحد ولاعد الى
الآخذين عنه اهل بيته اهل الكساء الامجد
وابنائهم ابا عن جد ولانه اقرب واخصر من
اسناد اتصاله لاخوانها باتصالها بالطرق
التانية والاتصال الطرق الثانية بها لطف

اور آنکھون کے نور اور اوس کی ضیاء ہیں اور آپ کے آل و
اصحاب پر درود و سلام نازل فرما بمقدار اوس کی جو تیرے علم
میں ہے دائمی درود موافق دوام (ہمیشگی) ملک اللہ کے اور جب
سونیکا ارادہ کرے تو چاہیئے کہ یون کہے ساتھ نام اللہ بخشنے
والے مہربان کے اے اللہ میرے رب تیرا ہی نام لیکر میں نے اپنا پہلو
(زمین فرش پر) رکھا ہے اور تیرا ہی نام لیکر اے میرے رب اوسکو
اوٹھاونگا۔ اگر تو نے میری جان کو (بحالت خواب) قبض فرما
لیا تو بھی اوسپر رحمت فرما اور اگر تو نے اوسکو چھوڑ دیا (قبض
نفرمایا) تو بھی اوس کی حفاظت فرما اوس چیز سے جسکی ساتھ
تو نے اپنے نیک بندونکی حفاظت فرمائی ہے۔ اور سورۂ فاتحہ اور
آیۃ الکرسی پڑہے اور قل ہو اللہ احد تین بار اور معوذتین بھی ایک ایک
بار پڑہے فقط (یہ رسالہ کا) خاتمہ ہے اللہ تعالی ہمارا خاتمہ بخیر کرے
اور اگر تم ہمارے طریقہ عیدروسیہ علویہ کی متصل سند چاہتے
ہو تو میں تمہارے واسطے بیان کرتا ہون جناب احد ہی سے جو یگانہ
اور غنی ہے طرف جبرئیل امین جو کے مقرر ہے (احکام پہنچانے) طرف
اوس کے جو جبرئیل سے لینے والے ہیں (یعنی ہمارے) رسول
اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی ہمیشہ آپ پر رحمت اور
سلام نازل فرمائے اور آپ کی آل پر اور آپکی اصحابونپر رحمت
بیحساب اور بے شمار طرف اونکے جو آپ سے لینے والے ہیں
یعنی آپ کی اہل بیت امجد جو (بزرگ) و صاحب خرقہ ہیں
اور اولاد اونکی اپنے باپ دادا سے اور (دوسرا) اس لئے
کہ یہ سند بہت قریب اور مختصر ہے ہمارے دوسری سندونسی
کیونکہ وہ (سندین) دوسری طریقہ کے ساتھ ملجانیکے سبب سے اور
اونکے ساتھ دوسرے طریقہ کے ملجانیسے بہت طویل۔

حمد الكبير فاقول حامدًا لربي اللهم انا نسألك | ہو گئے ہیں۔ پس لکھتا ہوں میں اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے

بنور جمال وجهك الكريم وباسمك العظيم وبحرمة سيدنا جبريل الامين عليه السلام
وبحرمة[1] المتلقي عنه سيدنا ونبينا وحبيبنا محمد عليه افضل الصلاة والسلام وبحرمة[2]
من تلقوا عنه ساداتنا وعمدتنا وقدوتنا الامام علي المرتضى وفاطمة الزهراء
وولداهما السبطان الشهيدان الامامان الحسن والحسين رضي الله تعالى عنهم
وبحرمة[3] سيدنا الامام علي زين العابدين بن الحسين رضي الله تعالى عنه وبحرمة[4]
ابنه سيدنا الامام محمد الباقر رضي الله تعالى عنه وبحرمة[5] ابنه سيدنا الامام
جعفر الصادق رضي الله تعالى عنه وبحرمة[6] ابنه سيدنا الامام علي الملقب بالعريضي
رضي الله تعالى عنه وبحرمة[7] ابنه سيدنا الامام محمد نقيب الاشراف رضي الله
تعالى عنه وبحرمة[8] ابنه سيدنا الامام عيسى الملقب بالرومي رضي الله تعالى عنه
وبحرمة[9] ابنه سيدنا الامام المهاجر احمد بن عيسى رضي الله تعالى عنه وبحرمة[10]
ابنه سيدنا عبد الله بن المهاجر رضي الله تعالى عنه وبحرمة[11] ابنه سيدنا
الامام علوي رضي الله تعالى عنه وبحرمة[12] ابنه سيدنا الامام محمد صاحب
الصومعة رضي الله تعالى عنه وبحرمة[13] ابنه سيدنا الامام علوي رضي الله
تعالى عنه وبحرمة[14] ابنه سيدنا الامام علي خالع قسم من رد الرسول عليه مثل
سلامه رضي الله تعالى عنه وبحرمة[15] ابنه سيدنا الامام محمد صاحب مرباط
رضي الله تعالى عنه وبحرمة[16] ابنه سيدنا الامام علي رضي الله تعالى عنه وبحرمة[17]
ابنه سيدنا وامامنا وعدتنا وعمدتنا وقطب دائرة طريقتنا الفقيه المقدم
محمد بن علي باعلوي رضي الله تعالى عنه وبحرمة[18] ابنه سيدنا الامام علوي بن الفقيه
رضي الله تعالى عنه وبحرمة[19] ابنه سيد الامام علي رضي الله تعالى عنه وبحرمة[20]
ابنه سيدنا الامام محمد مولى الدويلة رضي الله تعالى عنه وبحرمة[21] ابنه سيدنا
الغوث عبد الرحمن السقاف رضي الله تعالى عنه وبحرمة[22] ولديه سيدنا عمر
المحضار وابو بكر السكران رضي الله تعالى عنهما وبحرمة[23] شيخ الطريقة وامام
اهل الشريعة والحقيقة شمس الشموس ومحيي الدروس من ارتوت باكوسه

النفوس سیدنا الامام عبد اللہ بن ابی بکر العیدروس رضی اللہ تعالی عنہ وبحرمۃ[۲۴] اولادہ ساداتنا وائمتنا ابو بکر صاحب عدن وعلوی وشیخ والحسین رضی اللہ تعالی عنہم وبحرمۃ[۲۵] سیدنا الامام احمد بن الحسین رضی اللہ تعالی عنہ وبحرمۃ[۲۶] ابنہ سیدنا الامام محمد رضی اللہ تعالی عنہ وبحرمۃ[۲۷] ابنہ سیدنا الامام عبد الرحمن رضی اللہ تعالی عنہ وبحرمۃ[۲۸] ابنہ سیدنا محمد بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالی عنہ وبحرمۃ[۲۹] ابنہ سیدنا الامام عبد الرحمن رضی اللہ تعالی عنہ وبحرمۃ[۳۰] ابنہ سیدنا الامام احمد رضی اللہ تعالی عنہ وبحرمۃ[۳۱] ابنہ سیدنا الامام الغوث عمر بن احمد رضی اللہ تعالی عنہ وبحرمۃ[۳۲] ابنہ سیدنا الامام الجد احمد بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ وبحرمۃ[۳۳] ابنہ سیدی وملاذی والدی الامام الحسین بن احمد رضی اللہ تعالی عنہ وعنہم آمین ورضی اللہ تعالی عن من اتصل سندہم بہم بحرمۃ سیدنا الامام الشیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ تعالی عنہ وبحرمۃ سیدنا الامام ابی مدین شعیب المغربی رضی اللہ تعالی عنہ وبحرمۃ سیدنا الامام شاہ نقشبند محمد بہاؤ الدین رضی اللہ تعالی عنہ وبحرمۃ سیدنا الامام ابی الحسن الشاذلی رضی اللہ تعالی عنہ وبحرمۃ سیدنا الامام خاجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالی عنہ وبحرمۃ سیدنا الامام احمد الرفاعی رضی اللہ تعالی عنہم وبحرمۃ جمیع ساداتنا الصوفیہ من اتصلت اسناداتہم بطریقینا واتصلنا بہم رضی اللہ تعالی عنہم وعنا ووالدینا ومشایخنا ومعلمینا ومن لہ حق علینا ووالدیہم وجمیع المسلمین اللہم افعل بنا وبہم من الجمیل ما انت اہلہ یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وسلم والحمد للہ رب العالمین اولاً واخراً وظاہراً وباطناً۔

خاتمۃ الخاتمۃ۔ وسبب ایرادی ہذہ الکلمات المنقولۃ من المقالات فی ذکر اخذ الشیخ شاہ	خاتمہ کا خاتمہ۔ اور ان کلمات کے لانے کا سبب جو مقالات عزیزیہ سے شیخ شاہ عبد العزیز صاحب کی سند کے متعلق منقول ہیں۔

عبد العزیز صاحب عن والدہ
الشیخ ولی اللہ صاحب الی اٰخرہ
الطریقة العیدروسیه من
طریقین تفهیمًا وتعلیمًا لکم
ان طریقتنا اخذوا بها من هم
اعلی بیت فی العلیین وارفع
مکان فی المسلکین فی الدیار
الهندیه الدهلویه فلا یعبؤ
ولا ینظر لغیرهم من طاعن
ومبغض لانی سمعت باذنی من
یقول ای شئ حضرموت وای
شئ اهل حضرموت وای
شئ طریقة اهل حضرموت
فلعل الله یهدی من قال
اذا سمع المقال لان تحقیر ای
مسلم وسوء الظن به کل
منهما حرام اشد التحریم فضلا
اهل بیت النبی السادات
وای سادات ولان لحوم اولیاء
الله مسمومة یخشی علی من
اطلق لسانه فیهم سوء الخاتمة
والعیاذ بالله من ذلک اللهم
ارزقنا حبهم واحفظنا عن سبهم
آمین ثم آمین وهی هذا کما

جو اونھون نے اپنے والد شیخ ولی اللہ صاحب سے
آخر تک طریقہ عیدروسیہ کے متعلق دو طریق سے
لی ہے تمکو سمجھانا اور اس امر کی، تعلیم دینا ہے کہ
بیشک ہمارے طریقہ کو اون لوگون نے جو ہندوستانکے
ملک میں دونون علمون میں (ظاہری و باطنی میں) بڑی
مرتبہ والے اور دونون طریق میں بڑے پایے کے
(مانے گئے ہیں)، (سند پکڑا ہے) پس سوائے اون کے
طعنہ کرنے والے اور بغض رکھنے والے کا (کچھ) اعتبار
نہ چاہیئے اور اوس کا التفات نہ کیا جائے کیونکہ
میں نے اپنے کانون سے اوس شخص کو سنا ہے جو کہتا ہے
حضرموت کیا چیز ہے اور اہل اور آل حضرموت کیا شے
ہیں اور اونکا طریقہ کیا چیز ہے پس شاید کے (نقل
مذکور کے سبب) اللہ تعالیٰ قائل مذکور کو ہدایت
فرمادے جب وہ (اس) بیان کو سنے کیونکہ
کسی (ادنا) مسلمان کی حقارت کرنا اور اوس سے
بدظن ہونا یہ دونون (امر) سخت حرام ہے کجا کہ اہل بیت
نبیؐ کے مستند سادات کی (حقارت کی جائے)
اور (دوسرا) اس لیے کہ اولیاء اللہ کے گوشت
زہر آلودہ ہوتے ہیں جو شخص اون کے شان میں بد
زبانی کرتا ہے اوس کے بُرے خاتمہ کا (قوی)
اندیشہ کیا جا سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اوس سے
پناہ میں رکھے اے اللہ تعالیٰ ہمکو اون کی (اولیاء
اللہ کی) محبت نصیب فرما اور اونکی (نسبت) بدگوئی سے ہمکو
بچا آمین ثم آمین آمین - اور وہ (کلمات) ہیں جیسا کہ -

تو ونها بالهندی منقولۃ من مقالات طریقت المعروف بفضایل عزیزیہ المطبوعہ بحیدرآباد الدکن بمطبعۃ متین کوتان سنہ ۱۲۹۲ھ باہتمام کرتان محیی الدین مالک دارالطبع ومرتبہا محمد عبدالرحیم صاحب ضیاء۔	دیکھتے ہو تم اوس کو اردو میں منقول ہے از مقالات طریقت المعروف بفضائل عزیزیہ جوکہ حیدرآباد دکن میں مطبع متین کرتان میں باہتمام کرتان محی الدین مالک دارالطبع محمد عبدالرحیم صاحب ضیار کی مرتبہ سنہ ۱۲۹۲ ہجری میں چھپی تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتخاب از مقالات طریقت معروفہ بفضائل عزیزیہ بیان طریقۂ مدینیہ یا شعبۂ مدینیہ مغاربیہ

طریقہ مدینیہ اس طریقے کے بہت شعبہ ہیں اشہر اُن شعبون کا مغرب کے ملک میں شعبہ مغاربیہ ہے اور حضرموت میں شعبہ حبیب عیدروسیہ ہے سید عبداللہ عیدروس کبیر کی طرف سے پس ملی خلافت اس طریقہ کی شاہ عبدالعزیز کو شاہ ولی اللہ سے اون کو شیخ ابوطاہر مدنی سے اونکو شیخ الحرام مکی شیخ احمد نخلی اور شیخ عبداللہ بن سالم بصری سے اونکو شیخ عیسے مغربی سے اونکو شیخ سعید بن ابراہیم جزایری مفتی سے اونکو شیخ المحققین سعید بن المقری سے اون کو ولی کامل احمد حجی دہرانی سے اونکو شیخ الاسلام عارف باللہ سید ابراہیم تازی سے اونکو شیخ طریقہ صالح موسیٰ زوادی سے اونکو شیخ معمر محمد بن مخلص سے اونکو شیخ مغلطائی بن فلیح سے اونکو ابو عبداللہ عریان سے اونکو اپنے والد شیخ جماعہ طویل سے اونکو شریف ابو محمد باجوری سے اونکو قطب ابو محمد صالح سے اونکو قطب الطریقہ شیخ ابو محمد مدین مغربی سے رضی اللہ عنہم اجمعین۔ زوادی نسبۃ ہے زوادہ کے طرف جو ایک بڑا قبیلہ ہے مدین بفتح میم وسکون دال مہملہ وفتح یائے تحتانیہ وآخر نون ایک گاؤن ہے کہ جسمین حضرت شعیب علیہ السلام تھے وفات انکی سنہ ۵۹۰ ہجری

ہیں ہر۔ شعبۂ مدنیہ حبیب عیدروسیہ شاہ عبد العزیز کو شاہ ولی اللہ سے اونکو شیخ ابوطاہر
مدنی سے اونکو شیخ احمد نخلی سے اونکو سید عبد الرحمن بن علی باعلوی اونکو سید عبد اللہ بن علوی حداد سے
اونکو سید محمد بن علوی نزیل مکہ سے اونکو سید عبد اللہ بن علی صاحب الوہط سے اونکو عمہ بنت شیخ بن عبد
اللہ عیدروس مقبور احمد آباد سے اونکو اپنے والد سید عبد اللہ بن شیخ سے اونکو اپنے چچا سید
ابوبکر عیدروس صاحب عدن سے اونکو اپنے والد قطب سید عفیف الدین عبد اللہ عیدروس
کبیر صاحب شعبۂ عیدروسیہ سے اونکو اپنے چچا سید عمر محضار سے اونکو اپنے والد سید عبد الرحمن
ابن محمد سقاف سے اونکو اپنے والد محمد بن علی مولی الدویلہ سے اونکو اپنے والد علوی بن محمد سے
اونکو اپنے والد فقیہ مقدم محمد بن علی سے اونکو شیخ عبد اللہ صالح مغربی اور شیخ عبد الرحمن مقعد
مغربی سے ان دونوں کو شیخ مقتدی ابو مدین مغربی سے رضی اللہ عنہم اجمعین وہط بفتح واو وسکون
ہا آخر طاء مہملہ ایک قریہ ہے عدن کے نزدیک عدن بفتحتین ایک شہر ہے دریا کے کنارے پر ملک یمن سے۔

تحقیق عیدروس (حاشیہ)

تحقیق عیدروس۔ عیدروس لقب ہے حضرت سید عفیف الدین عبد اللہ کا بعد والے
سب منسوب ہیں انھیں کیطرف تحقیق لفظ عیدروس کی اس طرح ہے کہ اصل میں یہ
عیتروس تقدیم یائے تحتانی بر مثناۃ فوقانی شیر کے اسماء سے ہے مشتق عترسہ اور
عترسہ کے معنے گرفت کرنا درشتی اور شدت سے بعد ازاں وہ لفظ عیدروس ہوا
عین مہملہ مکسور یا ساکن اور دال مہملہ موقوف رائے مضموم واو ساکن سین مہملہ موقوف
تائے فوقانی دال سے بدل گئی آپکا لقب ہونیکی وجہ یہ ہے کہ ایک بزرگ کا وقت اخیر آیا تو
اونکو خیال ہوا کہ کسی کو اپنا سجادہ نشین کیجیے مگر آزما کر تو انھوں نے اپنے تصرف سے ابلیس کو
پیکر انسانی میں عبا اور عمامہ پہنا کر مجلس میں بٹھا کر خلقت کو اس ارادہ سے اذن عام
دیا کہ جو اس کو پہچانے وہ اس جائداد کے لائق ہے بہت خدا شناس آئے مگر کسی نے
نہ پہچانا یکبیک ایک لڑکے کا ادہر سے گذر ہوا بیتاب اوس مجلس میں آیا اور ابلیس
لعین کو پول پکڑ لیا خلقت کو حیرت ہوئی کہ اس لڑکے نے ایسے پیر مرد سے اسطرح کی
بے ادبی کی اور صاحب محفل مانع نہوا گیا سبب ہے یہانتک کہ وہ شکل خیالی شیطانی
غائب ہوئی اور حیرت بڑھی بعد دفع ہونے اس لعین کے لڑکے نے وہ راز ظاہر کیا
کہ ابلیس کو سجادہ مشیخت پر دیکھکر مجھسے رہا نہ گیا جو کچھ اوس کو مناسب کرنا تھا کیا اوس

بزرگ نے جو بات کہ بوڑھو نہین مطلوب تھی لڑکے مین پائی اوسکو اپنا قایم مقام کر کے کلاہ وخرقہ عنایت کیا اوس دن سے اوس لڑکے کیساتھ عیدروس کی شہرت ہوی کہ بخوف ودہشت شدت ودرشتی سے دیو لعین پر حملہ کیا اور اوس لڑکے کا نام نامی عفیف الدین سید عبد اللہ ہے رحمۃ اللہ علیہ یہ مضمون ہے۔ انتباہ اور ترغیب السالک الی احسن المسالک مصنفہ نواب محمد مصطفے خان بہادر مرحوم دہلوی المتخلص بہ شیفتہ وحسرتی کا مولد و مدفن آپکا بلدہ تریم ہے ملک حضرموت سے ولادت ۸۱۱ھ ہجری مین عمر پچپن ۵۵ سال کی اور وفات اول عشرہ اول ذیحجہ ۸۶۶ھ ہجری ہے۔ محضار بکسر میم وسکون حاے مہملہ و فتح ضاد معجمہ آخر راے مہملہ آپکا لقب ہے بسبب سرعۃ حضور کے استغاثہ کے وقت سقاف سین مفتوح قاف مشدد مفتوح آخر فا آپکا لقب ہے بسبب مبالغہ کے اپنے ستر حال مین مولی الدویلہ یعنی صاحب شہر کہنہ مقدم یعنی مقدم الترتبۃ پہلے مقبرہ مین آپکی زیارت کرتے ہین بعد ازان باقی سادات کی۔

تمت

وان اردتم انموذجا مماله بایعتم فعلیکم اولا الاستقامة والمحافظة علی ما بایعتم علیه والتزمتموه وقت المبایعة کما قال الله تعالی ان الذین یبایعونك انما یبایعون الله ید الله فوق ایدیهم فمن نکث فانما ینکث علی نفسه ومن اوفی بما عاهد علیه الله فسیؤتیه اجرا عظیما وقوله تعالی واوفوا بعهد الله اذا عاهدتم ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدها وقد جعلتم الله علیکم کفیلا فالحذر الحذر من الانحراف عن البیعة

اور اگر تم اوس چیز کا نمونہ چاہتے ہو جسکے واسطے تم بیعت کیے ہو تو سب سے پہلے تمکو اوس چیز پر مضبوط ہو جانا ضروری ہے جسپر تمنے بیعت کی ہے اور جسکو تمنے بیعت کرنیکے وقت اپنے ذمہ لیا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے تحقیق کہ جو لوگ تجھسے (اے میرے حبیب) بیعت کرتے ہیں سواے اسکے نہیں کہ وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ اونکے ہات کے اوپر ہے پس جو شخص کہ پلٹ گیا (بیعت معلومہ سے) پس سواے اسکے نہیں کہ پلٹتا ہے اپنے نفس سے (یعنی اپنی خرابی کرتا ہے) اور جس شخص نے پورا کیا اوس چیز کو جسپر اللہ سے عہد کیا تھا پس قریب ہے اللہ تعالی اوسکو بڑا اجر دیگا اور قول اللہ تعالی یہ ہے اور پورا کرو تم اللہ کے وعدہ کو جب عہد کیے تم اور مت توڑو تم اپنے وعدونکو اونکے مضبوط کرنیکے بعد اور تحقیق کہ تمنے اللہ کو اپنے پر کفیل وضامن بنایا ہے پس بیعت سے اور اوس چیز سے جسپر بیعت۔

وما اشتملت عليه اللّٰهم وفق من
تشاء لما تشاء كما تشاء انك على كل
شيءٍ قدير وبعد ذلك عليكم بامعان
النظر والفكر فى تحقيق و تدقيق
الرسالة المسماة عنوان المذهاب
الى رب الارباب السابق ذكره
مقدمة الكتاب والحمد لله رب العالمين
قال ذلك واملاه الحقير الفقير لعفو
مولاه المجيب عيدروس بن حسين
بن احمد العيدروس حفظه الملك
القدوس امين ثم امين حرره
يوم الاثنين ولعله ثامن رجب
الاصب سنة ۱۳۲۶ هجريه مقيما ببلد
حيدرآباد الدكن صانها الله من
الفتن بجاه الحسين والحسن وابي
الحسن وام الحسن وجد الحسن۔
كتب ذلك الاملاء بامر سيده
وحبيبه ومرشده وشيخه العبد
الضعيف احقر عباد الله
عمر بن عبد الله بلعلا رعاه الله
امين

شامل ہے پلٹ جانے سے از حد حذر (ڈر۔ خوف)
چاہئے اے اللہ تعالیٰ جس شخص کو تو جس چیز کیلئے
جب چاہتا ہے توفیق عنایت فرما کیونکہ تو ہر
چیز پر قدرت رکھتا ہے اور (اے میرے احباب)
بعد اس کے تمکو گہری نظر کرنا اور خوب فکر کرنا
تحقیق اور تدقیق میں (چھان بین) اس رسالہ کی
ضروری ہے جس کا نام عنوان الذہاب الی رب
الارباب ہے اور وہ اس کتاب کے شروع میں
درج ہے اور سب تعریف پروردگار عالم کے
لئے خاص و سزاوار ہے۔

یہ مضمون ناچیز اپنے مولا کے عفو کے محتاج حبیب
عیدروس بن حسین بن احمد عیدروس نے لکھا اور
لکھوایا۔ خداوند پاک اوس کا حافظ رہے آمین ثم آمین
اور لکھا اوس کو دوشنبہ کے روز اور شاید وہ (ہ)
رجب مبارک ۱۳۲۶ھ کی آٹھوین تاریخ تھی۔ دراں حالیکہ
وہ شہر حیدرآباد میں مقیم تھا خدا اوسکو فتنوں سے نگاہ رکھے
حضرت حسین اور حسن اور والد حسن اور والدہ حسن اور جد
حسن کے طفیل سے۔ اس رسالہ کی عبارت کو اپنے سردار
اور اپنے حبیب اور اپنے مرشد اور اپنے شیخ کے حکم سے
بندہ ناتوان اللہ کے تمام بندوں میں ناچیز عمر بن عبد اللہ
بلعلا نے قلمبند کیا۔ خدا کی برکت اوسکا نگاہبان رہے آمین